© rasailojaraid.com

ترجمہ و تحقیق: مولانا سید وصی مظہر ندوی

## ایک مسلم حکمران کے لیے

# جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات

حضرت عمرو ابن حزم انصاری خزرجی ان نوجوان صحابیوں میں سے ہیں جن کے جوہر قابل کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعمری ہی میں بڑی اہم ذمہ داریاں پر مامور فرمایا۔ ان کی عمر ابھی ۱۷ سال تھی کہ ان کو اہم سفارتی ذمہ داریوں پر مقرر کیا گیا۔ چنانچہ نجران کے وہ عیسائی پادری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کے لیے آئے تھے اور جو اپنے علم پر بڑے نازاں تھے، ان کے علاقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو ابن حزم کو عامل (حاکم) محصل (ریونیو افسر) اور معلم (مبلغ اور مربی) کی حیثیت سے بھیجا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے صرف چند ماہ قبل ان کو نجران (یمن) میں گورنر مقرر کرتے ہوئے جو تحریری ہدایات دی تھیں ان کو امام ابوجعفر دیبلی سندھی متوفی ۳۲۲ھ نے "مکاتیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے اپنے ایک مجموعہ میں شائع کیا ہے۔ یہ ہدایت نامہ حضرت عمرو ابن حزم کے خاندان میں محفوظ چلا آتا تھا۔ امام جعفر دیبلی کو ان کے پڑپوتے سے ملا ہے۔

حافظ ابن طولون نے اپنی کتاب "اعلام السائلین" میں امام ابوجعفر دیبلی کے پورے مجموعہ کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمرو ابن حزم کے نام یہ ہدایت نامہ بہت معمولی فرق کے ساتھ احادیث اور تاریخ کی اکثر کتابوں میں محفوظ ہے۔

حضرت عمرو ابن حزم کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہدایت نامہ کا جو پس منظر بیان ہوا ہے اس سے ہدایت نامہ کی چند اہم خصوصیات واضح ہوتی ہیں:

(۱) حجۃ الوداع سے صرف چند ماہ قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایات تحریری صورت میں جاری فرمائی تھیں اس لحاظ سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری تحریری ہدایات ہیں۔

(۲) یہ انتہائی مستند ہیں۔ تحریری اور زبانی سند کے لحاظ سے یہ قطعی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جاری کردہ ہدایات ہیں جن کے بارے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

(۳) خوش قسمتی سے ہم کو یہ ہدایات ایک سندھی (پاکستانی) محدث امام ابوجعفر دیبلی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہیں۔

(۴) ان ہدایات سے واضح ہوتا ہے کہ کسی حاکم کی نگاہ میں کن امور کو اولیت حاصل ہونی چاہیے اور حاکم کو کن صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

| | |
|---|---|
| بسم اللہ الرحمن الرحیم | اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔ |
| ھذا بیان من اللہ و رسولہ "یا ایھا الذین آمنوا اوفوا بالعقود": | یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو عہد و پیمان کو پورا کرو۔" (القرآن) |
| عھد من عند النبی رسول اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم الانصاری حین بعثہ الی الیمن | عمرو بن حزم انصاری کو یمن بھیجنے کے موقع پر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے یہ ہدایات عمرو ابن حزم کو دی جا رہی ہیں۔ |
| (۱) امرہ بتقوی اللہ فی امرہ کلہ فـان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون: | (۱) وہ اس کو حکم دیتے ہیں کہ وہ (عمرو ابن حزم) اپنے تمام معاملات و نظام میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ کیونکہ: "اللہ ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے اور جو خوبی کے ساتھ اپنے کام انجام دیں۔" (القرآن) |
| (۲) وامرہ ان یاخذ الحق کما امرہ اللہ | (۲) وہ اس کو حکم دیتے ہیں کہ وہ (محکمہ) واجبات اسی طرح وصول کرے جس طرح |

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(٣) وان يبشر الناس بالخير ويامرهم به۔

(٤) ويعلم الناس القرآن ويفقههم فيه۔

(٥) وينهى الناس ان لا يمس احد القرآن الا وهو طاهر۔

(٦) ويخبر الناس بالذى لهم والذى عليهم۔

(٧) ويلين للناس فى الحق ويشتد عليهم فى الظلم، وان الله كره الظلم ونهى عنه فقال: "الا لعنة الله على الظالمين"۔

(٨) ويبشر الناس بالجنة وبعملها۔

(٩) وينذر الناس بالنار وبعملها۔

(١٠) ويستألف الناس حتى يفقهوا فى الدين۔

(١١) ويعلم الناس معالم الحج وسنته وفرائضه وما امر الله به والحج الاكبر والحج الاصغر (وهو العمرة)

(١٢) وينهى الناس ان يصلى احد فى ثوب واحد الا ان يكون ثوبا واحدا يثنى طرفيه على عاتقيه۔

(١٣) وينهى ان يحتبى احد فى

اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے۔

(٣) لوگوں میں بھلائی کی تلقین کرے اور اس کا حکم دے۔

(٤) لوگوں کو قرآن سکھائے اور قرآن کی سمجھ پیدا کرے۔

(٥) اور لوگوں کو اس بات سے منع کرے کہ کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں قرآن کو ہاتھ لگائے۔

(٦) اور لوگوں کو صاف طور پر باخبر کر دے کہ ان کے کیا حقوق ہیں اور کیا فرائض ہیں۔

(٧) لوگوں کے حقوق دینے میں نرمی کا رویہ اختیار کرے۔ البتہ اگر کوئی ظلم کرے تو اس پر سختی کرے۔ اللہ نے ظلم کو ناپسند فرمایا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے، چنانچہ اس کا ارشاد ہے: ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

(٨) لوگوں میں جنت اور جنت والے اعمال کی تبلیغ کرے۔

(٩) اور لوگوں کو جہنم اور جہنم والے اعمال سے ڈرائے۔

(١٠) اور لوگوں کی دلداری کرے تاکہ وہ دین کو سمجھنے کے لیے آمادہ ہوں۔

(١١) اور وہ لوگوں کو حج کے مناسک، اس کے طریقے اور اس کے فرائض سکھائے اور اللہ کے احکام کی تعلیم دے اور حج اکبر اور حج اصغر (عمرہ) سکھائے۔

(١٢) لوگوں کو اس بات سے منع کرے کہ وہ ایک چھوٹے سے کپڑے میں نماز ادا کریں۔ البتہ اگر کپڑا بڑا ہو اور اس کے دونوں کنارے دونوں شانوں پر ڈال لیے جائیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔

(١٣) وہ نماز میں کوئی شخص ایک کپڑا میں

ثوب واحد يفضى بفرجه الى السماء۔

(١٤) ولا يعقص احد شعر رأسه اذا اعفاه على قفاه۔

(١٥) وينهى اذا كان بين الناس هيج عن الدعاء الى القبائل والعشائر وليكن دعاءهم الى الله وحده لا شريك له فمن لم يدع الى الله ودعا الى العشائر والقبائل فليعطفوا بالسيف حتى يكون دعاءهم الى الله وحده لا شريك له۔

(١٦) ويامر الناس باسباغ الوضوء وجوههم وايديهم الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحوا برؤوسهم كما امر الله۔

(١٧) وامره بالصلوة لوقتها واتمام الركوع والخشوع ويغلس بالصبح ويهجر بالهاجرة حتى تميل الشمس وصلوة العصر والشمس فى الارض مدبرة والمغرب حين يقبل الليل ولا يؤخر حتى تبدو النجوم فى السماء والعشاء اول الليل۔ وامره بالسعى الى الجمعة اذا نودى لها۔ والغسل عند

کہ اس طرح اکڑوں بیٹھے کہ اس کا ستر کھلا ہوا ہو۔

(١٤) اگر کسی نے اپنے بال بڑھا کر گدی پر لٹکائے ہوں تو ان کا (نماز میں) جوڑا نہ باندھے۔

(١٥) اور لوگوں کے درمیان اگر اختلاف ختم کرنے کے لیے کشاکش ہو رہی ہو تو لوگوں کو اس بات سے منع کرو کہ وہ اپنے اپنے قبیلے یا اپنے اپنے خاندان کا نعرہ لگائیں۔ ان کو صرف اللہ وحدہ لا شریک کا نعرہ لگانا چاہیے۔ لیکن جو لوگ اللہ کا نعرہ نہ لگائیں اور خاندانوں اور قبیلوں کی طرف بلائیں، ان کو تلوار کے ذریعے جھکایا جائے، یہاں تک کہ وہ صرف اللہ وحدہ لا شریک کا نعرہ لگائیں۔

(١٦) اور وہ لوگوں کو حکم دے کہ وہ وضو میں اپنے چہروں کو اچھی طرح دھوئیں، ہاتھوں کو کہنیوں اور پیروں کے ٹخنوں تک پانی پہنچائیں، وہ اپنے سروں پر اس طرح مسح کریں جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے۔

(١٧) اور انھوں نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان کو (عمرو ابن حزم) حکم دیا ہے کہ وہ نماز کو وقت پر ادا کرے۔ رکوع اور خشوع (قلبی کیفیت) کو مکمل کرے۔ نماز فجر اندھیرے میں ادا کرے اور سورج کے مغرب کی جانب جھکنے سے قبل نماز ظہر ادا کرے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرے جب سورج زمین سے ڈھلنا شروع ہوا ہو اور رات کی آمد کے وقت مغرب ادا کرے اور مغرب میں اتنی تاخیر نہ کرے کہ ستارے ظاہر ہو جائیں۔ اور نماز عشاء رات کے پہلے حصے میں ادا کرے اور اس کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو نماز کے لیے لپک کر پہنچے اور نماز جمعہ کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرواح.

(١٨) وامره ان ياخذ من الغنائم خمس الله.

(١٩) وما كتب على المؤمنين في الصدقة من العقار عشر ما سقى البعل وما سقت السماء وعلى ما سقى الغرب نصف العشر.

وفي كل عشر من الابل شاتان وفي كل عشرين من الابل اربع شياه وفي كل اربعين من البقر بقرة. وفي كل ثلاثين من البقر جذع او جذعة وفي كل اربعين من الغنم سائمة شاة.

فانها فريضة الله التي افترض على المؤمنين في الصدقة فمن زاد خيرا فهو خير له.

(٢٠) وانه من اسلم من يهودي او نصراني اسلاما خالصا فانه من المؤمنين له مثل ما لهم وعليه ما عليهم.

ومن كان على نصرانيته او يهوديته فانه لا يفتن عليها.

وعلى كل حالم ذكر او انثى حر او عبد دينار واف او عرضه ثيابا.

فمن ادى ذلك فان له ذمة الله وذمة رسوله ومن منع ذلك فانه عدو لله ورسوله وللمؤمنين جميعا.

جائے وقت عمل کرے۔

(١٨) اور اسے حکم دیا ہے وہ مال غنیمت میں سے اللہ کا مقرر کردہ خمس وصول کرے۔

(١٩) اور زکوٰۃ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جو فرض کیا ہے اسے وصول کرے، جس کی تفصیل اس طرح ہے:

جس زمین کو دریا یا بارش نے سیراب کیا ہو اس کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ۔

اور جس کو ڈول (مصنوعی آبپاشی) سے سیراب کیا گیا ہو اس کی پیداوار کا ۱/۲۰ حصہ۔

ہر دس اونٹوں پر دو بکریاں۔

اور ہر بیس اونٹوں پر چار بکریاں۔

اور ہر چالیس گایوں پر ایک گائے۔

اور ہر تیس گایوں پر ایک یکسالہ بچھڑا۔

اور ہر چالیس چرنے والی بھیڑوں پر ایک بکری۔

زکوٰۃ کے سلسلے میں یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ضابطہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر نافذ کیا ہے جو شخص اس سے زیادہ دے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(٢٠) یہ کہ اگر کوئی یہودی یا عیسائی مخلصانہ طور پر مسلمان ہو جائے اور دین اسلام اختیار کرے تو وہ مومنوں میں سے ہوگا۔ اس کے وہی حقوق ہوں گے جو اہل ایمان کے ہوتے ہیں اور اس کے فرائض بھی انہی جیسے ہوں گے۔

اور جو اپنی نصرانیت یا یہودیت پر قائم ہے تو اس کو اس کے دین سے پھیرنے کے لیے سختیوں میں نہیں ڈالا جائے گا۔

اور ہر بالغ مرد یا عورت آزاد یا غلام سے ایک پورا دینار یا اس کی قیمت کے مساوی کپڑا بطور جزیہ وصول کیے جائیں گے۔ جو شخص یہ (جزیہ) ادا کرے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہوگا۔ اور جو اس کو دینے سے انکار کرے گا تو وہ اللہ اس کے رسول اور مومنین سب کا دشمن سمجھا جائے گا۔

## کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ بیویاں (معاذ اللہ) اعزازی تھیں؟

ممتاز محقق جناب ڈاکٹر حمید اللہ (پیرس) نے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے مجلہ "الدراسة الاسلامية" میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں یہ "انکشاف" کیا ہے کہ جب قرآن کریم میں چار تک بیویاں رکھ سکنے کا حکم نازل ہوا تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نو ازواج مطہرات میں سے چار کو باقاعدہ بیویوں کی حیثیت سے اپنے نکاح میں باقی رکھا جبکہ باقی پانچ بیویوں کو (معاذ اللہ) اعزازی بیویوں کی حیثیت دے دی۔ اس پر جناب پروفیسر عبدالرحیم ریحانی کا

**تحقیقی تبصرہ الشریعۃ کے آئندہ شمارہ میں**

ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

## دینی مدارس کے بارے میں

"مدیر الشریعۃ" کا مضمون

موصوف کے سفر حج کی وجہ سے اس شمارہ میں شائع نہیں کیا جا سکا

یہ مضمون آئندہ شمارہ میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔

ان شاء اللہ العزیز

(ادارہ)

© rasailojaraid.com